روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۶ جمعرات ۲۳-رجب ۱۴۱۴ھ ۶-صلح ۱۳۷۳ ہش ۶-جنوری ۱۹۹۴ء

درد، اخلاص اور نیک اعمال دعا کو طاقت بخشتے ہیں

محض دعا کے لفظوں کی بات نہیں ہوا کرتی خدا کی نظر دعا کی گہرائی پر پڑتی ہے۔ دل میں کتنی گہرائی سے اٹھی ہے۔ کس جذبے کے ساتھ اٹھی ہے کس درد کے ساتھ اٹھی ہے۔ کس اخلاص اور ایثار کی روح کے ساتھ اٹھی ہے۔ یہ ساری باتیں ہیں جو دعا کو طاقت بخشتی ہیں اور پھر نیک اعمال دعا کو طاقت بخشتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کی محبت ایک ایسی شے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا اور وہ وہ کچھ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے، اس کے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا، لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا۔ یا اگر سامان تو ہوتا، لیکن استعدادیں نہ ہوتیں، تو کیا فائدہ تھا؟ مگر نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ اس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا۔ جس طرح پر ایک طرف روٹی کا سامان پیدا کیا، تو دوسری طرف آنکھ، زبان، دانت اور معدہ دے دیا اور جگر اور امعاء کو کام میں لگا دیا اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔ اگر پیٹ کے اندر ہی کچھ نہ جائے گا۔ تو دل میں خون کہاں سے آئے گا۔ کیلوس کہاں سے بنے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۴-۲۳۵)

ہر قسم کے لوگوں سے ان کی عقل اور سمجھ کے مطابق بات کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"دین حق" کے مخاطب ایک ہی ذہنیت رکھنے والے لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ مختلف ذہنیتوں کے مالک ہیں۔ وہ مختلف طبیعتیں رکھتے ہیں۔ ان کے عقائد مختلف ہیں پھر چونکہ غلط باتیں بھی کئی قسم اور نوع کی ہوتی ہیں اس لئے مختلف قسم کی غلط باتوں کو صحیح سمجھنے والے لوگ بھی ہیں۔ اس لئے غلبہ "دین حق" کی مہم میں اگر ہم کامیاب حصہ لینا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ہر ایک گروہ سے اس کی سمجھ اور عقل کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

دو گروہ جن کا "کلام الٰہی" نے دوسری جگہ ذکر کیا ہے ان کے متعلق میں نے پچھلے جمعہ میں مختصراً بتایا تھا کہ ایک گروہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں لاتا۔ اب جو شخص خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہیں اسے آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان سے قبل حضرت رسول کریم ﷺ کی صداقت پر ایمان لانے پر راضی نہیں کر سکتے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا اس کے لئے رسول کے ماننے کا سوال ہی نہیں ہے۔ وہ کہے گا جب اللہ ہی نہیں ہے تو رسول اللہ کیسے بن گئے۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ خالق اور رب کا ایک مبہم سا مفہوم ان کے دماغ میں ہوتا ہے لیکن اخروی زندگی پر ان کا یقین نہیں ہوتا۔ اگر ایسے شخص کے سامنے کوئی یہ کہے کہ تمام مذاہب خصوصاً "دین حق" نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ "کلام الٰہی" کی شریعت پر اگر عمل کیا جائے تو یہ انسان کو اخروی زندگی کی نعماء کا وارث بنا دیتی ہے تو وہ کہے گا میں اخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتا لہٰذا مجھے "کلام الٰہی" کی ضرورت نہیں ہے پس "کلام الٰہی" کا یہ دعویٰ کہ وہ اخروی زندگی کو سنوارتا ہے اس شخص کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جو اخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتا وہ کہے گا میں اخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتا

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد منور صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

آج کل میری طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے۔ لکھنا۔ پڑھنا بھی دشوار ہوتا جا رہا ہے۔ تمام قارئین الفضل اور جملہ احباب سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشا کو شدید نمونیا ہو گیا تھا۔ سات روز تک اتفاق ہسپتال لاہور کی انتہائی نگہداشت کی وارڈ میں رہے۔ اب گھر آ گئے ہیں مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا ظفر احمد صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

فقہ احمدیہ کی نظر ثانی

○ فقہ احمدیہ کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو عبادات اور نکاح و طلاق اور وراثت کے مسائل پر مشتمل ہیں۔ بعض احباب کے توجہ دلانے پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان پر نظر ثانی کا ارشاد فرمایا ہے۔

علماء سلسلہ، پرسنل لاء پر عبور رکھنے والے جماعت کے وکلاء و دیگر اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ ہر دو جلد فقہ احمدیہ کا مطالعہ کر کے ان میں جو حصہ قابل اصلاح خیال فرمائیں اس کی نشاندہی فرمائیں۔ لیکن محض اپنا ذاتی تبصرہ دے دینا کافی نہ ہو گا بلکہ اپنی رائے کی تائید میں شرعی دلائل بھی مکمل تحریر فرمائیں۔

امید کی جاتی ہے کہ احباب کرام ایک ماہ کے اندر اپنے تبصرے دفتر ناظم دارالافتاء ربوہ میں بھجوا دیں گے۔

(ناظم دارالافتاء)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۶ / صلح ۱۳۷۳ھش ۶ / جنوری ۱۹۹۴ء

دعا کی اہمیت اور فلسفہ

دعا کی اہمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے۔ خدا تعالیٰ کا کارخانہ اپنے قوانین کے مطابق چل بھی رہا ہے اور اس کارخانہ پر خدا تعالیٰ کو پورا اختیار بھی حاصل ہے وہ جب چاہے اور جس طرح اس کے قوانین کام کرسکتے ہیں۔ قانون بدل بھی سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے قوانین کا احاطہ ہی کب کرسکتے ہیں کہ یہ اندازے لگائیں کہ یہ بات قانون میں شامل ہے اور کبھی بدل نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ قادر و توانا ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے اور اگر یہ بات درست ہے کہ وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ اور یہ بات صد فیصد درست ہے تو پھر قوانین کا بنانا بھی اس کے اختیار میں ہے اور قوانین میں ترمیم یا ان کی تنسیخ بھی اسی کے ہاتھ میں ہے' دعا اس بات کا نام ہے کہ ہم کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ جو ہم چاہتے ہیں وہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کو پورا پورا اختیار ہے کہ ہماری بات مان لے اور اسے پورا اختیار ہے کہ ہماری بات رد کردے۔ البتہ جب وہ ہماری بات رد کردیتا ہے تو ہمیں یہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے ہمارے فائدے کے لئے کرتا ہے ہم اس کی مخلوق ہیں وہ ہماری بھلائی چاہتا ہے کبھی ہم اس بھلائی کو پہچان لیتے ہیں اور کبھی پہچان نہیں پاتے اور اپنی کوتاہی یا خامی کی وجہ سے دل میں ملال کی سی کیفیت پیدا کرلیتے ہیں۔

بہرحال دعا کی اہمیت کے متعلق جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے۔ البتہ اس کا فلسفہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے دلوں میں کبھی ملال پیدا نہ ہو اور ہم ہر حال میں اس یقین سے پر رہیں کہ جو کچھ ہوا ہماری بہتری کے لئے۔ حضرت مسیح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں "دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے اور کبھی یہ اس کی مان لے اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہئے"۔

پس دعا کی اہمیت کو جاننے کے ساتھ ساتھ اس کے فلسفہ سے آگاہی بھی لازمی ہے تاکہ کوئی "بگاڑ" نہ پیدا ہو اور ہمارے دل میں کبھی ملال نہ آئے۔

کھلے ہوں پھول یا گلشن میں پت جھڑ کا سماں آئے
ترے دل سے مسرت کر رہی ہو ناز برداری
زمانہ تو کبھی اک حال پر رہتے نہیں دیکھا
ہمیں یہ یاد رکھنا ہے خداداری چہ غم داری

ابوالاقبال

نگاہِ شوق سے حسنِ جہاں ہے
نگاہِ شوق رازِ کُن فکاں ہے
چھپا ہے کون میری آرزو میں
نگاہِ شوق کس کی ترجماں ہے

سرورِ درد سے سرشار ہو جا
محبت بن سراپا پیار ہو جا
ترے دل میں ہو اتنی درد مندی
اگر دشمن بھی ہو غمخوار ہو جا

فقط پیرایۂ حسنِ بیاں ہے
گل و لالہ، مہ و مہر و ستارہ
حقیقت پردۂ اسرار میں ہے
جہانِ رنگ و بُو ہے استعارہ

سعید احمد اعجاز

الفضل کے بارے میں ائمہ احمدیت کے ارشادات

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ایک موقع پر فرمایا:-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے"۔

(الفضل ۲۸- مارچ ۱۹۴۶ء)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۲۷- جنوری ۱۹۶۷ کو جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احباب جماعت کو الفضل خریدنے اور اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں الفضل پہنچے اور الفضل سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو"۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"الفضل بہت کم چھپ رہا ہے۔ الفضل کو اپنی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ اخبار ساری دنیا میں جانا چاہئے...... یہ اس نوعیت کا اخبار ہے کہ مہینے کے بعد بھی نظر کے سامنے آئے تو اچھا لگتا ہے......"

(خطاب جلسہ سالانہ ۲۷- دسمبر ۱۹۸۲ء)

ان ارشادات کے نتیجہ میں ہر احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے بھرپور سعی کرے

ہماری تاریخ

محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل) حضرت امام جماعت الاول کے متعلق تصنیف کردہ کتاب حیات نور میں مراجعت وطن، عملی زندگی کا آغاز اور ملازمت مہاراجہ جموں وکشمیر کے عنوان سے ایک باب میں کہتے ہیں۔

سالہاسال اپنے محبوب وطن سے دور رہ کر دینی اور طبی تعلیم کی تکمیل کے بعد واپسی کے ارادہ سے آپ مکہ معظمۃ سے عازم بمبئی ہوئے۔ اب آپ جوان تھے اور عملی زندگی میں قدم رکھ رہے تھے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ آپ کا حلیہ بیان کردیا جائے۔

حلیہ مبارک آپ کا رنگ گندمی تھا۔ قد لمبا۔ داڑھی اس قدر گھنی کہ آنکھوں کے حلقوں تک بال پہنچے ہوئے تھے۔ شکل و صورت کے نہایت وجیہہ تھے۔

بیوہ عورتوں کے نکاح نہ کرنے کی خرابیاں بمبئی پہنچنے پر آپ کو اپنے وطن کے حاجیوں کا ایک جوڑا ملا۔ جسے آپ نے مکہ معظمۃ میں بھی دیکھا تھا۔ وہ دونوں میاں بیوی بہت شریف معلوم ہوتے تھے۔ چونکہ انہوں نے آپ سے اس امر کا اظہار کیا کہ ہم آہستہ آہستہ سمندر کے رستے ملک کو جائیں گے۔ اس لئے آپ نے انہیں کہا کہ میں چونکہ ریل کے راستہ چلا جاؤں گا۔ اس لئے اگر تمہارا کچھ اسباب ہو یا تم کو اپنے گھر والوں کو کوئی پیغام دینا ہو تو مجھ کو دے دو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری یہ باتیں سن کر وہ عورت سر سے کپڑا اتار کر میرے پاؤں پر گر پڑی اور کہا کہ صرف آپ کی مہربانی یہ ہے کہ ہمارا پتہ اس ملک میں کسی کو نہ دیں۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ یہ بات کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں ایک شریف عورت ہوں کم عمری میں بیوہ ہو گئی اور ہمارے یہاں بوجہ شرافت کے بیوہ کا نکاح نہیں کرتے۔ اور یہ بزرگ پیری مریدی کرتے ہیں۔ ہمارے پڑوس میں ان کے مرید رہتے ہیں۔ میں نے ان سے مخفی طور پر نکاح کرلیا۔ جس کی خبر ہمارے گھر والوں کو نہیں اس طرح مجھے گیارہ دفعہ اسقاط کرانا پڑا۔ پھر بھی میرے اندرونی جوش جوانی کے ایسے تھے کہ میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ ہم آزادانہ میاں بیوی کے طور پر نہیں رہتے۔ تم یہ کرو کہ ملتان پہنچو اور وہاں ایک جگہ مقرر کرلی کہ میں بھی ملتان پہنچتی ہوں پھر وہاں ہم خوب کھل کر رہیں گے۔ جب میں حج کے ارادے سے چلی تو میرے بھائی جو آسودہ حال تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔ تاکہ تم کو تکلیف نہ ہو۔ میں نے اس بات کو منظور کر لیا۔ رات کو ہم لوگ کسی گاؤں میں ٹھہرے۔ رات کو بڑی شدت سے بارش اور آندھی آئی اور تمام مسافروں میں افراتفری مچ گئی۔ میں نے دور اندیشی کے طور پر عین بارش اور ہوا کے طوفان میں جنگل کی طرف رخ کیا اور صبح تک دوڑتی بھاگتی چلی گئی۔ اور کچھ خبر نہ تھی کہ کدھر جاتی ہوں۔ صبح کی روشنی میں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ ملتان کا راستہ کون سا ہے۔ لوگوں نے مجھے ایک سڑک پر ڈال دیا۔ میں نہیں جانتی کہ میرے بھائی واپس ہوئے یا کہاں تک انہوں نے میری تلاش کی۔ میں جب ملتان پہنچی تو یہ میرے میاں صاحب منتظر کھڑے تھے۔ وہاں سے ہم بخوشی و خرمی مکہ پہنچ کر مدتوں رہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہمارے گھر والوں کو کوئی خبر نہیں پہنچی اب میں جاتی ہوں۔ ملتان کے اردگرد میں اپنے میاں صاحب سے الگ ہو جاؤں گی یہ اصل بات ہے پس آپ ہمارا کوئی ذکر نہ کریں۔ یہ قصہ صرف اس لئے بیان کیا ہے کہ بیواؤں کو بٹھانا اچھا نہیں۔ وہ عورت کسی زمانے میں ہمارے گھر میں بھی آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو توفیق دے جن کے گھر میں جوان بیوہ عورتیں ہیں کہ ان کا نکاح استخارہ کرکے کردیں۔

آپ کا اپنا اسوہ آپ کا اپنا اسوہ اس بارہ میں یہ ہے کہ ایک مرتبہ جب کہ آپ کشمیر میں شاہی طبیب کے معزز عہدہ پر فائز تھے بھیرہ میں آپ کے خاندان کی ایک عورت بیوہ ہو گئی۔ ایک شخص نے جو اس سے شادی کا خواہش مند تھا۔ آپ کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ خوشی سے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس سے شادی کر لوں۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ بڑی مبارکی کی بات ہے۔ وہ حیران ہو گیا کہ اس شخص کو اپنی عزت کا ذرا بھی پاس نہیں۔ آپ کو جب اس کی اس بات کا علم ہوا تو فرمایا "اس شخص کو جس کی یہ بیوی تھی جب خدا تعالیٰ نے مار دیا تو اب خدا تعالیٰ کی مرضی ہی یوں تھی"

بمبئی سے لیکر بھیرہ پہنچنے کے مختصر حالات بمبئی سے روانہ ہونے سے قبل آپ نے اپنی کتب تو صندوقوں میں بند کرکے ریل گاڑی کے ذریعے سے لاہور روانہ کردیں۔ اور خود راستہ میں دہلی اتر پڑے۔ وہاں اترنے پر وہاں آپ کے ایک پرانے رفیق نے آپ سے ذکر کیا کہ تمہارے طبیب استاد یہاں دہلی میں ہیں۔ آپ اسے ساتھ لے کر حضرت استاد کی خدمت میں پہنچے۔ انہوں نے دریافت فرمایا کہ حرمین سے کیا کیا لائے۔ آپ نے بعض لطیف کتابوں کا ذکر کیا۔ فرمایا وہ سب مجھے دے دو۔ آپ نے انشراح صدر سے عرض کیا کہ وہ تو آپ ہی کی چیز ہے۔ لیکن میں صندوقوں میں بند کرکے لاہور بھجوا چکا ہوں۔ فرمایا ہم بھی لاہور دیکھنا چاہتے ہیں۔ آج ہی چلیں۔ جب یہ قافلہ لاہور پہنچا تو دونوں نے مل کر بہت سے مقامات کی سیر کی باتوں باتوں میں ذکر آیا کہ صندوق ابھی سٹیشن پر پڑے ہیں۔ حضرت حکیم صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ صندوق ریل سے منگواؤ آپ جب سٹیشن کی طرف جانے لگے تو فرمایا ہم ہی منگوالیں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنی گرہ سے محصول ادا فرما کر وہ صندوق منگوالئے اور فرمایا کہ یہ ہم نے اس لئے کیا کہ ہمارا حصہ بھی اس میں شامل ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ کہ بمبئی سے لاہور تک کا کرایہ ان صندوقوں کا انہوں نے دے دیا۔ اصل رحمت الٰہی کا ذکر کرنا مجھے مقصود ہے کہ اس وقت میری جیب میں اتنے روپے ہی نہ تھے کہ میں ان صندوقوں کا محصول دیتا۔

ایک ایمان افروز واقعہ چند یوم کے بعد حضرت حکیم صاحب واپس دہلی تشریف لے گئے۔ آپ انہیں رخصت کرکے چند دنوں کے لئے لاہور ٹھہر گئے یہاں خاکسار راقم الحروف کو حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل کا بیان فرمودہ ایک ایمان افروز واقعہ یاد آگیا جسے اس جگہ ذکر کردینا مناسب ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ احمدیت سے کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ حضرت (امام جماعت الاول) ایک مرتبہ لاہور میں کسی رئیس کے مکان پر بطور مہمان اترے ہوئے تھے۔ آج کل کی طرح اس زمانے میں بھی شہر کے معزز گھرانوں کی نوجوان لڑکیاں مغرب سے ذرا پیشتر سیر کے لئے دریائے راوی پر جایا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ جو گئیں تو سخت آندھی اور بارش کے طوفان نے انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ ان لڑکیوں میں اس رئیس کی لڑکی بھی تھی۔ جس کے ہاں حضرت حکیم الامت قیام فرما تھے۔ وہ لڑکی پھرتی پھراتی کسی نہ کسی طرح شاہی مسجد میں پہنچ گئی۔ عشاء کی نماز ہو چکی تھی۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں جا چکے تھے۔ دینیات کے طلباء جو اس زمانہ میں مسجد کے حجروں میں رہا کرتے تھے۔ اپنے اپنے والدین کے ہاں گرمیوں کی رخصتیں گذارنے گئے ہوئے تھے۔ مگر ایک یتیم لڑکا جو غریب اور نادار بھی تھا باہر کوئی ٹھکانہ نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کے حجرہ میں ہی رہنے پر مجبور تھا۔ وہ صف پر بیٹھا ہوا مٹی کا دیا جلا کر مصروف مطالعہ تھا کہ وہ لڑکی اس کے پاس گئی اور بتایا کہ میں فلاں رئیس کی لڑکی ہوں۔ مجھے اپنے گھر کا راستہ نہیں آتا۔ اگر تم مجھے میرے گھر پہنچا دو۔ تو تمہاری بڑی مہربانی ہو گی۔ اس لڑکے نے کہا بی بی میں ایک طالب علم ہوں اور باہر سے آیا ہوا ہوں اپنے کام میں مصروف رہنے کی وجہ سے مجھے شہر میں گھومنے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ اور آپ کے والد محترم کو تو میں بالکل نہیں جانتا۔ اس لئے افسوس ہے کہ میں اس معاملہ میں آپ کی کوئی امداد نہیں کر سکتا۔ اب وہ لڑکی پریشانی کے عالم میں سوچنے لگی کہ اندھیری رات ہے اور ہُو کا عالم بارش بھی تھمنے میں نہیں آتی۔ جائے تو کہاں جائے۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر اس شریف لڑکے نے کہا بی بی فکر نہ کرو چند گھنٹے رات باقی رہ گئی ہے۔ میں تو مصروف مطالعہ ہوں آپ میری چارپائی پر سو جائیے۔ نماز فجر کے لئے لوگ آئیں گے جو شخص آپ کے ابا کو جانتا ہو گا اس کے ساتھ آپ گھر چلی جائیں۔ اس لڑکی کی حالت یہ تھی کہ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن۔ مجبوراً اس غریب طالب علم کی چارپائی پر اسے لیٹنا پڑا۔ غریب طالب علم کا میلا کچیلا بستر۔ اجنبی نوجوان لڑکے کی موجودگی۔ والدین کے فکر کا تصور اور گھر سے پہلی مرتبہ غیر حاضری یہ ساری چیزیں ایسی تھیں جن کی وجہ سے نیند اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی تھی۔ وہ تو ایک ایک منٹ گن گن کر گذار رہی تھی۔ ادھر اس لڑکے کا حال سنئے جونہی اس امیرزادی کی طرف اس کی نگاہ پڑی شیطان نے اس

باقی صفحہ ۷ پر

میاں محمد ابراہیم

چوہدری غلام عباس مرحوم

معروف کشمیری لیڈر چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم کی ۲۶ ویں برسی کی تقریب پر آزاد کشمیر اور پنجاب کے بعض مقامات پر ۱۸- دسمبر کو اجتماعات منعقد ہوئے اور مرحوم کو ان کی مسلمانوں کی بہبود میں دی گئی قربانیوں پر جو خراج عقیدت پیش کیا گیا- جموں کا پرانا باشندہ ہونے کی وجہ سے اور اپنے کالج کے ایام میں مرحوم کو قریب سے دیکھ کر میں نے جو تاثر لیا الفضل کی وساطت سے اس کو مختصر طور پر پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں- یہ اس لئے کہ چوہدری صاحب مرحوم ان بے لوث لیڈروں میں سے تھے جن کو فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر سیاسی میدان میں مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور بیک وقت ریاستی حکام اور ڈوگرہ راج کے مقابلہ میں مسلمانوں میں دلیری اور جرأت پیدا کرنے کی ضرورت کا احساس پیدا کیا- میں محترم چوہدری صاحب مرحوم کو ۱۹۲۳ء سے جانتا ہوں- جب میں میٹرک کلاس کا طالب علم تھا اور انہوں نے ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی تھی اور جموں کے نوجوانوں میں ملک و ملت کے لئے قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی نیت سے ان میں خود اعتمادی اور ہندوؤں کے مقابلہ میں اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے متحد و متفق ہونے کی ضرورت کو واضح کرنے کا اہتمام کیا تھا مذکورہ ایسوسی ایشن نے فرقہ پرستی سے بالا ہو کر مسلمانوں کی بحیثیت قوم علمی اور تعلیمی خدمت کرنا اپنا مقصد قرار دیا- مجھے آج تک مسلم ہال جموں میں ینگ مین ایسوسی ایشن کا وہ اجلاس یاد ہے بلکہ وہ میری آنکھوں کے سامنے ہے- جس میں چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم کی دعوت پر- حضرت مولوی یعقوب خاں صاحب ایڈیٹر انگریزی ہفت نامہ- "دی لائٹ" تشریف لائے- (یہ بزرگ اس زمانہ میں جماعت لاہور کے ممبر تھے اور بعد میں جماعت قادیان میں شامل ہونے کی سعادت پا لی تھی)- مولوی محمد علی صاحب ایم اے بھی مدعوئین میں شامل تھے- اور محترم چوہدری غلام عباس صاحب کی یہ خوبی تھی کہ وہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مستند لیڈروں کو ینگ مین ایسوسی ایشن کے اجلاس میں بطور مقرر شامل کر لیا کرتے تھے- اپنے سالانہ جلسہ پر وہ خواجہ حسن نظامی اور دیگر گرانقدر ہستیوں کو بشمولیت حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب (اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے) بلا کر ان کے خیالات اور مواعظ سے اہالیان جموں کو مستفیض ہونے کا موقعہ فراہم کر دیا کرتے تھے- ایک ایسے ہی جلسہ پر لالہ کنور سین صاحب بار ایٹ لا- چیف جسٹس ریاست جموں و کشمیر بھی بطور زائر تشریف لائے- ان کے والد محترم لالہ بھیم سین حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حضور کے سیالکوٹ کے قیام کے وقت کے دوست اور حضور کی اخلاقی اور مذہبی اقدار کے معتقد تھے- اسی رشتہ کی پاس داری کے طور پر لالہ کنور سین صاحب موصوف نے جموں میں مسلمانوں کے جلسہ پر تشریف لانے والے- حضرت مرزا صاحب کے مقتدر مریدوں کے اعزاز میں اپنے ہاں کھانے کی دعوت کا اہتمام کیا تھا- اگلے سال ۱۹۲۴ء میں میں کالج میں داخل ہوا تو محترم چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم- اس سال فورتھ ایئر میں تھے اور جموں کالج کی کرکٹ ٹیم کے کپتان تھے- باوجود میری ناتجربہ کاری کے- چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم نے مجھے ٹیم میں شامل کر لیا- کیونکہ نوخیز نوجوانوں کو ترقی اور عروج کے مواقع بہم پہنچانا ان کی فطرت میں داخل تھا- یہ اسی سال کی بات ہے کہ ایک شام پرنسپل دادینا- ایم اے بار ایٹ لا- جن کا ایک خاص رعب و دبدبہ تھا- راؤنڈ پر آئے- اور دیکھا کہ لڑکے بجائے پریکٹس کرنے کے- بنچوں پر بیٹھے "گپ شپ" کر رہے ہیں- عباس صاحب کے قریب پہنچے تو ناراضگی سے سے پوچھا کہ "کھیل کیوں نہیں ہو رہی" کپتان نے جواباً کہا کہ مالی میٹنگ نہیں لایا- دادینا صاحب نے کہا کہ ہمارے وقت میں تو ہم خود اٹھا لایا کرتے تھے- چوہدری غلام عباس نے فوراً گرہ لگا دی کہ "صاحب" وہ وقت گزر گئے- پرنسپل دادینا صاحب سے اس طرح برابری کی طرز پر بات کرنا- ہمہ شمہ کی بات نہ تھی- لیکن محترم چوہدری غلام عباس صاحب کی طبیعت میں بے وجہ خم کھانے کی بھی کوئی شق نہ تھی-

کالج لائف کے بعد میں محترم چوہدری صاحب موصوف کو ۱۹۳۱ء میں قادیان میں ملا- جہاں وہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے دیگر جموں و کشمیر کے سیاسی لیڈروں کے ساتھ ملنے کے لئے تشریف لائے تھے اور حضور نے میری جموں کی نسبت سے مجھے بھی اس دعوت میں شریک فرمایا تھا- جو ان کے اعزاز میں دی گئی تھی- اس کے بعد میں قادیان میں ہی درس و تدریس کے فرائض سرانجام دینے میں مصروف رہا- اور ان سے ملنے ملانے کے مواقع عملاً" معدوم ہو گئے- لیکن جب بھی ملے- ایک دوسرے سے محبت اور احترام کے جذبہ سے معمور- اپنائیت کے عالم میں-

چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم احمدی باپ- منشی نواب خان مرحوم (جن کا تعلق جماعت لاہور سے تھا) کے بیٹے تھے- لیکن ان کے نانا- سید اسد اللہ شاہ صاحب وکیل- سنی خیالات کے ترجمان تھے- چوہدری صاحب مرحوم ذاتی طور پر کسی خاص فرقہ سے تعلق نہ رکھتے تھے- بس- ایک سیدھے سادھے مسلمان تھے- ہردلعزیز- شیعوں کا تہوار ہو- یا اہل سنت حضرات کا- سبھی فرقوں کے مداح تھے کسی کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کرنا ان کی سرشت میں داخل نہ تھا- ان میں لیڈروں والی فراست تھی- اور حفظ مراتب کا خاص خیال رکھتے تھے- ایک دفعہ اتفاق سے مری میں حضرت امام ثالث اور چوہدری صاحب ایک ہی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے- حضور کی موجودگی کا علم ہونے پر چوہدری صاحب- حضور سے ملے- بڑی محبت اور احترام سے- ملاقات کے بعد- ان کے ایک دوست نے پوچھا کہ بتلائیے- مرزا صاحب کو کیسا پایا- بے ساختگی سے کہا- "خدا کی قسم- نور ہی نور ہیں- سرا سر نور"-

کرسمس کی "سٹوری" کے کردار تصوراتی ہیں

بشپ آف ڈرہم

یہ علامتی کہانیاں ہیں جو چرچ کے شروع کے دنوں میں گھڑی گئی ہوں گی: ڈیوڈ فراسٹ کو انٹرویو

لندن: ڈرہم کے بشپ ڈیوڈ جینکنز نے یہ کہہ کر ایک اور تنازعہ کھڑا کر دیا ہے کہ عیسائی عقیدہ کے کردار تصوراتی ہیں اور یہ کہ تین دانشمند مردوں کی کہانی پر یقین نہیں کیا جا سکتا- ڈیوڈ فراسٹ کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ کرسمس کی سٹوری کو شاعرانہ انداز میں اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ اس سے عقیدہ کی ترجمانی ہوتی ہے- بشپ نے کہا کہ وہ اس پر یقین نہیں رکھتے کہ "تین دانشمند مردوں" نے حضرت عیسیٰ کو پیدائش کے وقت انہیں تحائف پیش کئے تھے- انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں یہ کہانیاں جو کہ علامتی ہیں چرچ کے اوائل کے دنوں میں گھڑی گئیں تھیں جن کا عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں ہے- حال ہی میں ڈیوڈ جینکنز نے یہ کہہ کر عیسائی عقیدہ میں کھلبلی مچا دی ہے- کہ دائمی جنت یا جہنم کا کوئی وجود نہیں ہے- اور یہ کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ ظہور نہیں ہو گا- انہوں نے اپنے انٹرویو میں یہ بھی کہا کہ حضرت عیسیٰ کنواری ماں کے بطن سے نہیں پیدا ہوئے تھے- بشپ کے حالیہ ریمارکس پر ماحولیات کے وزیر جان گمر نے کہا کہ ڈاکٹر جینکنز ذاتی پبلسٹی کے لئے کرسمس کے تہوار کو ہائی جیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ یہ امر افسوس ناک ہے کہ بشپ آف ڈرہم نے چرچ کی تعلیمات کو فراموش کر دیا ہے- ایجبسٹن کی ایم پی ڈیم جل نائٹ اور سیڈل ورتھ کے ایم پی جیفری ڈکنز نے بھی ان متنازعہ ریمارکس اور خیالات پر تنقید کی ہے

(روزنامہ جنگ لندن- ۲۰- دسمبر ۹۳ء)

بچپن میں بہتر غذا ملنے سے عمر بڑھ سکتی ہے

ترقی یافتہ ممالک میں بھی بچپن کی خراب غذا مہلک بیماریوں کا سبب بنتی ہے پروفیسر فوجل

لندن: طبی سائنس کی ترقی کے باوجود لوگ متعدد مہلک بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں- جس کی وجہ بچپن میں خراب غذا کا استعمال ہے- یہ رائے شکاگو یونیورسٹی کے نوبل انعام یافتہ پروفیسر رابرٹ فوجل کی ہے- پروفیسر فوجل نے گزشتہ ۳ سو برس کا احاطہ کرتے ہوئے مردوں اور عورتوں کے قد اور وزن پر تحقیق کی ہے- جس سے پتہ چلتا ہے کہ صنعتی انقلاب کے آغاز کے بعد سے غذا کی فراہمی میں اضافے سے آبادی کے

باقی صفحہ ۶ پر

یادرفتگاں

محمد زبیر نون ہلال پوری

عبدالسمیع نون

محمد زبیر میری بڑی بہن زینب بیگم کا چھوٹا بیٹا تھا۔ اس کے والدین چند سال قبل فوت ہو چکے ہیں اوائل ۱۹۸۰ء میں وہ کینسر سے شدید بیمار ہوا حتیٰ کہ جان کے لالے پڑ گئے میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو دعا کے لئے تار دیا اور یہ الفاظ لکھے

Nothing can Be Done for Zubair

اور دعائے خاص کی درخواست کی پھر ربوہ جا کر بیت الکرام کوٹھی پر دستک دی کہ وہاں ماں سے زیادہ شفقت کرنے والی ہستی رہتی تھیں وہ مجھ پر کیوں مہربان تھیں اس میں میری ہرگز کوئی خوبی نہیں تھی اور نہ میں اپنا کوئی استحقاق سمجھتا تھا اس کے مقدس ماں باپ سے اس کو غریب پروری اور بندہ نوازی اور فیض رسانی کے اوصاف حسنہ ورثہ میں ملے ہوئے تھے وہ تھیں حضرت اماں جان سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ الغرض حضرت سیدہ ممدوحہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری پریشان حالی پر مادر مہربان کو ترس آیا میں نے تفصیل زبیر کی بیماری کی عرض کی تو چند ثانیے کے توقف کے بعد اپنے رب کریم پر توکل کرتے ہوئے بڑے وثوق کے ساتھ اور بڑی پر شوکت آواز میں فرمایا کہ تم بے فکر ہو جاؤ اللہ تعالیٰ محمد زبیر کو ضرور شفا دے گا۔ بچی بوٹی پلانا شروع کر دیں۔

یہاں آؤ وہ نورِ جاودانی دیکھتے جاؤ
نمودِ حسنِ یارِ لا مکانی دیکھتے جاؤ
وہ رحمت سے اٹھتی ہے گھٹا جب ابر رحمت کی
ٹپک پڑتا ہے شعلوں سے بھی پانی دیکھتے جاؤ

محمد زبیر نو عمری ہی سے عبادت میں بہت شغف رکھنے والا اور دعا گو تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے زبیر کی حالت میں بہتری کے آثار پیدا فرمائے اب اسے ہوش آ چکا تھا بخار بھی کم ہوتے ہوتے ٹوٹ گیا تھا میں اس کے پاس میو ہسپتال کے کمرے میں گیا تو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور آنسو بہا رہا تھا۔

مایوس کبھی تیرے سوالی نہیں پھرتے
بندے ترے درگہ سے خالی نہیں پھرتے
ہر آن ترا حکم تو چل سکتا ہے مولیٰ
وقت آ بھی گیا ہو تو وہ ٹل سکتا ہے مولیٰ
تقدیر یہی ہے تو یہ تقدیر بدل دے
تو مالکِ تحریر ہے تحریر بدل دے

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کا ایسا کرشمہ فلک نے دیکھا جیسا کہ گزشتہ صدی کے آخر میں عبدالکریم جسے باولے کتے نے کاٹا تھا اور پھر اس پر باولہ پن کے آثار ظاہر ہو چکے تھے تو اسے لاعلاج قرار دیا گیا اور محمد حیات کو طاعون کی بیماری کا شدید حملہ ہوا اور اطباء اس کی زندگی سے مایوس ہو گئے تھے مگر اللہ شافی نے اپنے مقبول بندے کی دعا قبول فرماتے ہوئے انہیں شفا عطا فرما دی۔

المختصر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں محمد زبیر کو صحت بخش دی اور پھر اسے ۱۳ سال تک مہلت عطا فرمائی وہ پانچ بیٹیوں کا باپ تھا اور ان کی تعلیم و تربیت اس نے حتی المقدور نہایت عمدہ طریق پر کی اس پر ۹۱-۱۹۹۰ء میں راہ مولا میں مقدمہ بنا مقدمہ کافی دیر چلتا رہا اور محمد زبیر اپنے کینسر زدہ جسم کے ساتھ پیشیاں بھگتتا رہا بالآخر اسے قید اور جرمانے کی سزا ہوئی قیاس ہے کہ اس مقدمہ کی صعوبتوں کا بھی اس کی آخری بیماری کے شدت اختیار کرنے میں بہت دخل تھا مگر زبیر اللہ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو اپنی خوش بختی یقین کرتا تھا اور وہ کبھی ان سے پریشان نہ ہوا۔ بلکہ اس کا قدم آگے ہی بڑھتا رہا اور اس نے اپنی صحت اور زندگی کی کوئی پرواہ نہ کی۔

دریا کی زندگی پر صدقے ہزار جانیں
مجھ کو نہیں گوارا ساحل کی موت مرنا

۱۹۹۲ء میں اس نے بڑی چاہت سے اپنا پاسپورٹ بنوایا اور قادیان کے جلسہ سالانہ میں میرے ہمراہ شریک ہوا ہم قادیان پہنچے تو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے الدار میں قیام کا بندوبست کروا دیا۔ مجھے محمد زبیر کی کمزوری اور موذی بیماری کی وجہ سے سفر کے دوران تشویش رہی مگر زبیر کو تو گویا دونوں جہان کی نعمتیں میسر آ گئی تھیں میں نے اسے مسرت اور امتنان کے آنسو بہاتے بھی دیکھا وہ رات کا کافی حصہ نوافل پڑھنے میں گزارتا اور عبادات میں اس کو اضطراری حالت نصیب ہوتی تھی۔

قادیان میں شعائر کی زیارت اسے نصیب ہوئی تو آنکھوں سے مسلسل جھڑی لگی رہی۔ پھر جس طرح بیت الدعا میں مرغ بسمل کی طرح تڑپ تڑپ کر اس نے مناجات کیں وہ روح پرور نظارہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتا وہیں قادیان میں ہی اس نے فیصلہ کیا کہ آئندہ سال اپنی بیوی اور بچوں کو ہمراہ لائے گا اور کہتا تھا کہ اس نعمت عظمیٰ سے اہل و عیال کو محروم رکھنا ان پر ظلم ہے واپس آتے ہی اپنے اس عزم کی تکمیل کی تیاری شروع کر دی۔ فرشتہ اجل زبیر کی خواہشات اور عزائم پر کہہ رہا تھا کہ تمہیں اتنی مہلت ہی نہیں ملنی تمہاری بزم آرائیاں اور پر رونق مجلسیں ختم ہونے والی ہیں۔ کچھ عرصے سے مجھے محمد زبیر کی صحت و عافیت کے متعلق بہت فکر رہنے لگا تھا چنانچہ حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں بھی اور دوسرے مستجاب الدعوات بزرگوں کی خدمت میں بھی دعا کی درخواستیں بھجواتا رہا۔

گاؤں سے ہر آنے والے سے محمد زبیر کی صحت کی تفصیل دریافت کرتا رہا کچھ دن اسے بخار ہوتا رہا جس سے عزیز کمزور ہو گیا۔ میں اسے ملنے گیا تو اس نے بتایا کہ ایک رات مثانے میں شدید درد ہوا جب درد سے نڈھال ہو گیا تو حضرت صاحب کی عطا کردہ ہومیو پیتھی کی دوا کھائی جس سے اللہ کے فضل سے فوراً آرام آ گیا وہ حضور کی تجویز کردہ اور عطا کردہ ادویات متبرک سمجھ کر استعمال کرتا تھا اور اس سے بہت فائدہ ہوتا تھا ۲۳ جولائی ۱۹۹۳ء کو علی الصبح اس کا انتقال ہوا۔ محترم ڈاکٹر شمیم احمد شیخ صاحب اور محترمہ پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ ناہید صاحبہ نے بے حد ہمدردی اور بے لوث ایثار اور محبت سے آخری وقت میں اس کا علاج کیا۔ ان کے احسانات کا بدلہ ہم کسی قیمت نہیں چکا سکتے۔ ۲۲ اور ۲۳ جولائی کی درمیانی شب محمد زبیر کی حالت کا ذکر ہے ہم اس کے سامنے بیٹھے تھے اس کی باتوں میں مٹھاس بھی تھی محبت اور پیار بھی تھا مگر آنکھوں میں چمک نہیں تھی باتیں بھی زیادہ نہ کر سکا۔ ایسا معلوم ہوا جیسے اندر کا چراغ بجھ چکا تھا جب میں نے بتایا کہ حضرت اقدس کی خدمت میں فیکس دے آیا ہوں تو اس کی آنکھیں چھلک پڑیں اسے حضور سے گہری وابستگی تھی اکثر حضور کی خدمت میں خطوط لکھتا اور جواب آتا تو بار بار پڑھتا اور کوئی ایک خط بھی خشک آنکھوں سے نہ پڑھ سکا۔ ان آنسوؤں میں کیا کیا ہوتا تھا اور ایسے مواقع پر اشک برسانے کی کیا وجہ تھی یہ عشق و محبت کی دنیا کے راز ہیں دیوانے ہی اسے سمجھ سکتے ہیں فرزانوں کا اس کوچہ میں گزر ہی نہیں ہوتا۔ عزیز زبیر کی وفات کے بعد اس کا جنازہ اس کے گاؤں ہلال پور لے جایا گیا۔ میں نے جنازہ پڑھایا بہت سے دوست شامل ہوئے غیر احمدیوں نے شمولیت کی۔ قبر تیار تھی میں نے اس کے ماتھے پر آخری بوسہ دیا وہ بہت محبت کرنے والا تھا اور ہر محبت کرنے والے کی محبت کا جواب بڑھ کر دیتا تھا احمدیت کے لئے بہت غیرت مند اور اس کے استحکام کے لئے ہمیشہ کوشاں۔ اس کی عمر کے آخری دو ماہ کے دوران اس کے نیک نمونہ سے متاثر ہو کر ۱۷ افراد نے بیعت کی اس کے رہائشی مکان کے ساتھ ہی قبر تیار کرائی گئی تھی جب قبر میں اس کو اتارا جا رہا تھا تو آنکھوں کے ساتھ دل بھی رو پڑا مگر اس خیال سے تسلی ہوئی کہ ایسے لوگ مٹی میں مل جانے کے باوجود چپ چاپ دلوں کے اندر واپس آ جاتے ہیں اور دلوں کی گہرائیوں میں چمکتے دمکتے رہتے ہیں۔

اپنے آپ کو سمجھایا کہ اس وقت دل مجروح ہے ایسے میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں چنانچہ بہت دعا کی اے ارحم الراحمین آقا اس میرے پیارے سے پیار کرنا۔ اور اپنے پیاروں کے قرب میں اسے جگہ دینا وہ احمدیت کے لئے بلند ہمتوں اور جواں جذبوں کا آئینہ دار تھا اس لئے وہ مجھے بہت پیارا تھا۔ نہیں مجھے ہی نہیں وہ بہت لوگوں کا محبوب تھا چپکے سے رخصت ہوا بہت سے دل دہل گئے اس کی موت کا تذکرہ کرتے ہوئے دل بہت بوجھل ہو جاتا ہے کئی مرتبہ اس کے بعد ہلال پور گیا اول تو مسلسل دو ہفتوں تک بلکہ ایک ماہ تک چند دنوں کے وقفے کے بعد بچوں کو ملنے اور صبر کی تلقین کرنے کے لئے جاتا رہا مگر انہیں واعظ کرتا کرتا آپ بے خود ہو جاتا اور مجھے ہلال پور الفت و محبت کے لحاظ سے سونا سونا لگتا ہے مجھے اپنے گاؤں میں اور بھی کئی عزیزوں سے پیار ہے انہیں مجھ سے بھی تعلق خاطر ہو گا کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے مگر۔

اک جان شہر تھا جو کہیں اور جا بسا
اب کچھ نہیں ہے چاہنے والوں کے شہر میں

میرے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ نے محمد زبیر کے لئے بہت دعائیں کیں اور انہی بزرگوں کی دعاؤں کو قبول فرما کر رب شافی نے اسے ۱۵/۱۴ سال تک موذی مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود مہلت عطا فرمائی حضور نے دوائیں بھی تجویز فرمائیں اور ان کے استعمال سے محمد زبیر کو اللہ کے فضل سے بہت افاقہ بھی ہوا پھر اس کی وفات پر حضرت صاحب نے بہت پیارا دعاؤں بھرا خط بھی لکھا تعزیت فرمائی کہ حضور روح

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا جا رہا

پاکستان پیپلز پارٹی (پنجاب) کے سنٹرل سیکرٹری انفرمیشن سلمان تاثیر نے ایک پریس بیان میں کہا ہے کہ اس بات کا ہرگز کوئی امکان نہیں کہ حکومت اسرائیل کو تسلیم کرے۔ انہوں نے اس الزام کی پر زور تردید کی۔ نیز کہا کہ کسی پاکستانی سفارت کار نے کبھی اسرائیل سے کوئی رابطہ پیدا نہیں کیا اور کبھی اس خواہش کا اظہار نہیں کیا کہ اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا ارادہ ہے انہوں نے کہا کہ حال ہی میں جو اس قسم کی خبریں پریس میں شائع ہوتی رہی ہیں وہ محض کسی کا ذہنی تخیل ہے۔ جو غلط ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک پولیٹیکل پارٹی کا نام بھی لیا۔ انہوں نے کہا اس کے برخلاف سابق حکومت نے اس بات کی کوشش کی تھی کہ صیہونیوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے جائیں۔ اب افواہ سازی کرتے ہوئے کہا یہ جا رہا ہے کہ موجودہ حکومت ایسا کرنا چاہتی ہے۔

بھارت / اسرائیل تعاون

بتایا گیا ہے کہ اسرائیل نے اپنے ملک میں بنائے ہوئے ایسے جہاز جن کا کوئی پائلٹ نہیں ہوتا ہندوستان کو دینے کی پیش کش کی ہے تاکہ وہ اپنے ہمسایہ ملکوں پر ان جہازوں کی پرواز کے ذریعے جاسوسی کر سکے یعنی وہ معلومات حاصل کر سکے اور اس ڈر کا بھی کوئی امکان نہ ہو کہ کوئی پائلٹ پکڑا جائے گا یا مارا جائے گا۔ یہ اسرائیلی جہاز جو ہندوستان کو دینے کا وعدہ کیا گیا ہے دنیا کے بہترین جہازوں میں شمار ہوتے ہیں اور خلیج کی جنگ میں ان کا بہت استعمال کیا گیا تھا۔ انہی جہازوں کی وجہ سے عراق کی فوجی اور ہوائی طاقت کو کچلا گیا تھا۔ دراصل نئی دہلی میں ان جہازوں کو حاصل کرنے کے لئے اسرائیل سے کہا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اب دونوں ملکوں کی اس معاملہ پر گفت و شنید مکمل ہونے والی ہے اور عنقریب خاصی کم قیمت پر یہ جہاز ہندوستان کو فراہم کر دیئے جائیں گے۔ اسی طرح یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایم آئی۔ جی ۲۱ کی موجودہ بہتر صورت بھی بھارتی ہوائی فوج کو فراہم کی جائے گی یعنی بھارتی ہوائی فوج کے پاس جو جہاز ہیں ان میں راڈار سسٹم کو بہتر بنا دیا جائے گا اور اسی طرح ان کے انجن کے پرزے بھی تبدیل کر کے بہتر پرزے لگا دیئے جائیں گے۔ ان میں پٹرول بھی زیادہ مقدار میں رکھا جا سکے گا اور یہ مضبوطی میں بھی پہلے سے زیادہ ہوں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیلسٹک کمپیوٹر جو ہندوستان کے پاس موجود ہیں ان کی پوری ٹیکنالوجی بھی بھارت کو دی جا رہی ہے۔ ذرائع نے کہا ہے کہ بھارت اور اسرائیل کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں اور اس کی وجہ سے فوجی تعاون بھی پہلے سے بڑھ گیا ہے۔

پاکستان کو امریکی امداد؟

امریکہ کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اسے اس بات کا خطرہ ہے کہ جنوبی ایشیا کی طرف سے اس کی مخالفت ہو گی اس نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کو امداد نہ دیئے جانے کی پالیسی پر مضبوطی سے قائم رہے گا۔ یہ بات امریکہ کی ایک ایسی رپورٹ میں پیش کی گئی ہے جو سال کے آخر پر برصغیر کے متعلق تیار کی جاتی ہے۔ جہاں تک پریسلر ترمیم کا تعلق ہے اس کی بناء پر پاکستان کی امداد اس وقت تک روکی جا سکتی ہے جب تک کہ امریکہ کا صدر یہ سرٹیفکیٹ نہ دے کہ اسلام آباد کے پاس ایٹمی اسلحہ بنانے کی اہلیت موجود نہیں ہے۔ ۱۹۹۰ء میں صدر بش نے ایسا سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا تھا جس میں یہ بات درج ہو کہ پاکستان کے پاس اسلحہ بنانے کی اہلیت نہیں ہے چنانچہ اس وقت سے لے کر اب تک امریکہ کی طرف سے پاکستان کو امداد نہیں مل رہی۔ کلنٹن پالیسی بھی اسی کے مطابق عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اگرچہ کلنٹن نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ مختلف ممالک کے متعلق پالیسی کو کسی قدر نرم کیا جائے۔ لیکن پریسلر ترمیم کے ختم ہو جانے کا فی الحال کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ یہ رپورٹ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جنوبی ایشیا میں کشمکش پہلے سے زیادہ ہے اور خاص طور پر اس علاقے کے دو سب سے بڑے ملک ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے لئے خاصی مشکلات کا باعث بن گئے ہیں اور کہ اب عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے پاس ایٹمی اسلحہ بنانے کی اہلیت موجود ہے۔ چنانچہ پریسلر ترمیم ختم کرنا اس علاقے کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ بات ہے جو سال کے آخر پر تیار کی جانے والی رپورٹ میں کہی گئی ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ اگر شک و شبہ ہی کی نظر سے دیکھنا ہو تو دنیا کے ہر ملک پر شک و شبہ کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان نے متعدد مرتبہ اس بات سے انکار کیا ہے کہ اس کے پاس ایٹمی اسلحہ بنانے کی اہلیت موجود ہے۔ اور کہ وہ ایٹمی اسلحہ بنانا چاہتا ہے۔ وزیر اعظم اور وزارت خارجہ کی طرف سے بار بار یہ بیانات دیئے گئے ہیں کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام امن کے لئے ہے اور وہ صرف اپنی اندرونی ضروریات پوری کرنے کے لئے اس پروگرام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ان کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں کہ وہ ایٹمی اسلحہ تیار کریں۔

پاک چین دوستی

وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ اس دفعہ چین نے پاکستان کے متعلق پہلے سے بہت زیادہ بہتر رویہ اختیار کیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان کے دورہ کے دوران چین نے پاکستان کے لئے پہلے سے بہت زیادہ گرم جوشی دکھائی ہے۔ یہ بات وزیر خارجہ نے ایک پریس بریفنگ کے موقعہ پر بتائی۔ انہوں نے پاکستان کی وزیر اعظم اور چین کے وزیر اعظم کی گفت و شنید پر تبصرہ کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ یہ بھی کہا کہ چین اور پاکستان کے تعلقات میں ایک نہایت خوشگوار تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ اور ایسا بمقابلہ گزشتہ دو تین سال ہے۔ یعنی گزشتہ دو تین سال میں چین پاکستان کے لئے اتنے اچھے جذبات نہیں رکھتا تھا جتنے اب نئی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد اس نے ظاہر کئے ہیں۔ چین نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے تعلقات کو سرعت کے ساتھ مزید بہتر بنانا چاہتا ہے۔ اور ان تعلقات کا تعلق صرف پاکستان اور چین سے نہیں بلکہ جنوبی ایشیا اور ساری دنیا سے ہے۔ دونوں ممالک کے خیالات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اور دونوں ممالک چاہتے ہیں کہ شانہ بشانہ چل کر اپنے ملک کو بھی ترقی دلائیں اور جنوبی ایشیا اور سارے دنیا کے حالات کو بھی بہتر بنایا جائے۔ پاکستانی وزیر خارجہ نے چینی وزیر خارجہ کو بتایا کہ ہندوستان ایک بہت بڑا بلیو واٹر نیوی تیار کر رہا ہے۔ جس کے ذریعے وہ اپنے فوجی اخراجات میں اضافہ کرنے پر مجبور ہے۔ بھارت نے دور مار میزائل بھی بنا لئے ہیں جیسا کہ اگنی اور پرتھوی اور یہ ایسے ہیں کہ امریکہ پر بھی حملہ کر سکتے ہیں۔

عدلیہ کا وقار

چیف جسٹس سید نسیم حسن شاہ نے گزشتہ ہفتہ کے روز کہا کہ اگر پریس نے سپریم کورٹ کو ہدف بنائے رکھا تو انہیں اپنی اس بات کے نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ اس بات کو یعنی تنقید کو نظر انداز کر دینا چاہئے لیکن جو کچھ گزشتہ چھ ماہ میں ہوتا رہا ہے۔ اس نے مجھے اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ میں اب یہ کہوں کہ بردباری کی میری پالیسی غلط تھی۔

یہ بات انہوں نے صحافیوں کے ایک سوال کے جواب میں کہی۔ چیف جسٹس ایک پبلک اجتماع سے اسلام آباد میں خطاب کر رہے تھے۔ ان سے یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا سپریم کورٹ اس بات کے حق میں ہے کہ پریس کے تنقیدی ریمارکس جو وہ ججوں کے خلاف دیتے ہیں ان پر کارروائی کی جائے۔

چیف جسٹس صاحب نے کہا کہ ہم آپ کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتے لیکن ایسی تنقید جو ناقابل برداشت ہو اس کے لئے تحمل اور بردباری کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ ایسی تنقید کے لئے اب کسی نہ کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے جسٹس صاحب نے کہا کہ عدلیہ کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مقننہ کے کاموں میں دخل اندازی کرے ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم مقننہ کے قوانین کی وضاحت کریں جہاں تک قواعد بنانے کا سوال ہے یہ مقننہ کا کام ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

کام کرنے کی صلاحیت بڑھی ہے۔ پہلے لوگ دبلے اور چھوٹے قد کے ہوتے تھے بعد میں وہ طویل قامت اور بھاری بھر کم ہوتے گئے۔ اور ان کی عمروں میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل سائنس کی ترقی کے باوجود لوگ بہت سی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ انہیں بچپن میں اچھی غذا نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں اور امریکہ میں آج بھی بالغ عمر کی بیماری اور موت کے بارے میں بچپن کے قد اور وزن کو دیکھ کر

پیشگوئی کی جاسکتی ہے۔ اگر ابتدائی عمروں میں صحت بہتر بنانے میں کامیابی ہو جائے تو ترقی یافتہ دنیا میں بھی آبادی موجودہ پیشگوئیوں سے زیادہ بڑھ جائے گی۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۰۔ دسمبر ۹۳ء)

بقیہ صفحہ ۳

کے شہوانی قوئی میں ایک تلاطم برپا کر دیا۔ مگر تھا وہ نیک اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے والا۔ اس نے سوچا اگر اس برے راستے کو میں نے اختیار کر لیا تو پھر خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا۔ مزید براں جنہم کی آگ بھی برداشت کرنا پڑے گی۔ کیا میرے اندر یہ طاقت موجود ہے کہ میں جنہم کی آگ برداشت کر سکوں۔ یہ وہ باتیں تھیں کہ جن کو سوچنے میں محو تھا۔ معاً اس کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اس دیئے کی لاٹ پر انگلی رکھ کر تو دیکھوں کیا میں اسے برداشت کر سکتا ہوں چنانچہ اس نے فوراً اپنی ایک انگلی اس لاٹ پر رکھ دی۔ مگر بھلا اس آگ کی برداشت کیسے ہو سکتی تھی۔ ابھی بمشکل ایک لحظہ ہی گذرا ہو گا کہ فوراً انگلی واپس کھینچ لی۔ اور یہ خیال کر کے کہ جب میں اس معمولی سی آگ کو برداشت نہیں کر سکتا تو جنہم کی آگ کو جو اس سے ستر گنا شدت میں زیادہ ہو گی کیسے برداشت کر سکوں گا پھر مطالعہ میں مصروف ہو گیا مگر ابھی تھوڑا ہی وقت گذرا تھا کہ شیطان نے پھر اس کے دل میں بری تحریک کی۔ مگر فرشتہ بھی اس کی نیک فطرت سے واقف تھا۔ اس نے پھر رکاوٹ ڈالی اور اسے مجبور کیا کہ اگر پہلے تجربہ سے سبق حاصل نہیں ہوا تو پھر دیئے کی لاٹ پر انگلی رکھ کر دیکھ لو۔ اگر برداشت کر گئے تو اس خیال کو دل میں لانا ورنہ خدا سے ڈرو۔ چنانچہ اس مرتبہ اس نے دوسری انگلی دیئے کی لاٹ پر رکھی۔ مگر بھلا آگ کی برداشت کیسے ہو سکتی تھی۔ فوراً ہاتھ واپس کھینچنا پڑا۔ اور پھر مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ غرض یہ نیکی اور بدی کی کشمکش رات بھر جاری رہی۔ اور اس نوجوان نے اپنے نفس کو بدی کے ارتکاب سے روکنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کی دسوں انگلیوں جلا دیں۔ خدا خدا کر کے رات گذری۔ فجر کی اذان ہوئی۔ نمازی آئے اور وہ لڑکی اپنے گھر پہنچا دی گئی۔ والد کو جب اپنی لڑکی کی زبانی اس لڑکے کی حرکات کا علم ہوا تو اس نے اپنے جلیل القدر مہمان (حضرت امام جماعت الاول)

کی خدمت میں اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اس لڑکے کو بلا کر اس سے دریافت کرنا چاہیے کہ اس نے اپنے دسوں انگلیاں کیوں جلائیں۔ لڑکے سے جب پوچھا گیا تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت مولانا نے اس نوجوان کی ساری سرگزشت سن کر اس امیر میزبان کو مشورہ دیا کہ یہ لڑکا اس امر کا مستحق ہے کہ تم اس بچی کی شادی اس سے کر دو۔ امیر بولا حضرت مولوی صاحب میں اس لڑکے کے ساتھ اپنی بچی کا رشتہ کر تو دوں مگر آپ کو علم ہے کہ یہ بچی ناز و نعمت سے پروان چڑھی ہے۔ اور یہ لڑکا بالکل غریب اور نادار ہے۔ ان کا آپس میں نباہ کیسے ہو گا۔ اور پھر برادری مجھے کیا کہے گی اور بچی پر کیا گذرے گی جب وہ ایک یتیم اور غریب لڑکے کے گھر جا کر ساری عمر غربت اور افلاس کا شکار رہے گی۔ آپ نے فرمایا میرے مہربان دوست اس کا حل تو بالکل آسان ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے صاحب جائیداد بنایا ہے۔ دولت سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ آپ دس ہزار روپے کی اسے امداد دے کر اسے بھی امیر بنا سکتے ہیں مگر ایسا امیر آپ کو کوئی نہیں ملے گا جو اس جیسا نیک ہو۔ وہ امیر بھی نیک اور دین دار آدمی تھا۔ اس نے حضرت (امام جماعت الاول) کے فرمان کے مطابق اس بچی کا رشتہ اس لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ اور لڑکے کو اپنے پاس ہی رکھ لیا۔ اور وہ خوش نصیب جوڑا خوشی اور انبساط کی زندگی بسر کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کو آخرت میں جو اجر دینا تھا وہ تو اسی کو ملے گا ہی ہمارا اس پر ایمان ہے، لیکن اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ نے اسے بغیر اجر کے نہ چھوڑا۔ اس واقعہ کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے تا ایسے لوگ نصیحت حاصل کریں جو اپنے بچوں کی شادیاں کرتے وقت صرف اور صرف دولت کو مد نظر رکھتے ہیں اور دین کا خیال ہی نہیں کرتے۔ احمدی کہلانے کی وجہ سے زبان سے تو بے شک یہی کہیں گے کہ ہمیں تو دین دار بچے کی تلاش ہے لیکن اگر کوئی غریب مگر نیک بچہ مل جائے تو کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر کے اس سے پہلو تہی کر جائیں گے۔

بقیہ صفحہ ۵

وبدن دونوں کے ماہر طبیب ہیں یہ اوصاف کریمانہ اللہ کریم کی ودیعت میں اور بزرگ باپ اور مقدس دادا سے حضور کو ورثے میں ملی ہیں۔ کس باپ کا بیٹا ہے کس دادا کا پوتا ہے اللہ یہ برکتوں والا سایہ مدام ہمارے سروں پر سلامت رکھے اگر یہ نعمت ہمیں میسر رہی تو دنیا کے ہم و غم ہم برداشت کر لیں گے کہ یہ وجود ہمارے حقیقی ڈھارس کا موجب ہے۔

مری جسارت معاف کر دیں سمجھ کے دیوانہ محبت
کہ میرے جیسا حقیر بندہ بیاں کرے ہے مقام ان کا

قارئین کرام ہم سب پسماندگان کے لئے بھی دعائیں کریں اور جانے والی روح کی بلندی درجات کے لئے بھی۔

ہر پھول سرنگوں ہے تمہارے فراق میں
تم اپنے ساتھ لے گئے قسمت بہار کی

بقیہ صفحہ ۱

اس لئے "کلام الٰہی" کی میں ضرورت نہیں سمجھتا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو تعلیم نازل کی گئی تھی اس کے متعلق بھی "کلام الٰہی" نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ اس میں بھی یہی دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ انہی لوگوں کو فائدہ پہنچائے گی جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(از خطبہ ۲۳۔ جون ۱۹۷۲ء)

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محترمہ لبنیٰ اعیاض صاحبہ اہلیہ مکرم فضیل عیاض صاحب کی طبیعت بوجہ کان کی تکلیف کے گذشتہ کئی یوم سے خراب چلی آرہی ہے۔ علاج سے ابھی تک پوری افاقہ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم فضل الٰہی صاحب طاہر دار الصدر غربی ربوہ کی دائیں ٹانگ میں فریکچر ہو جانے سے ٹانگ کو فریم لگا دیا گیا ہے۔ اب گھر آگئے ہیں۔ احباب کرام سے جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کھاریاں (حال کینیڈا) بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
احباب ان کے لئے دعا کریں۔

گمشدہ بیگ

○ مورخہ ۲۸۔ دسمبر ۹۳ء کو قادیان سے واپسی پر ربوہ دار الضیافت سے کالے رنگ کا ایک عدد بیگ جس میں کچھ زنانہ کپڑے وغیرہ ہیں کوئی دوست غلطی سے لے گئے ہیں۔ جس دوست کے پاس ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو پہنچا دیں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نفیسہ رشید صاحبہ زوجہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب جو کہ مکرم ڈاکٹر عبد الجلیل صاحب کی بیٹی تھیں گیارہ جنوری ۱۹۹۳ء کو وفات پا گئیں اس کے اگلے روز بعد ظہر جنازہ پڑھایا گیا اور ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم احمد دین حیدر صاحب سابق صدر حلقہ گوالمنڈی۔ راولپنڈی مورخہ ۹۳-۱۲-۱۸ ہولی فیملی ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اسی روز بعد مغرب تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خواجہ عبد الغفار ڈار نے دعا کروائی۔ آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست ہے۔

الفضل میں اشتہار دینے کے فوائد

○ الفضل بفضلہ تعالیٰ پاکستان کی تمام جماعتوں میں تقسیم ہوتا ہے اور متعدد بیرونی ممالک میں بھجوایا جاتا ہے۔ لہٰذا الفضل میں اشتہار دینا آپ کے کاروبار اور تجارت میں اضافہ اور ترقی کا موجب بنتا ہے۔ اور جماعت میں آپ کا تعارف بھی فروغ پاتا ہے۔ مزید براں اس طریق پر آپ اپنے واحد جماعتی روزنامہ اخبار کے مالی استحکام کا موجب بھی بنتے ہیں۔

پس الفضل میں اشتہار دینا آپ کے لئے دینی اور دنیوی ہر دو رنگ میں برکت کا موجب ہے۔

(انچارج شعبہ اشتہارات الفضل)

For All Kinds Of Jewellery
SHARIF GOLD SMITH
Rabwah. ☎ 649

خبریں

ربوہ : ۵- جنوری- سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت کم از کم ۸ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں کلرکوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ دفاتر کو تالے لگا دیئے گئے ہیں پورے ملک میں کلرکوں نے اپنے مطالبات کی حمایت میں یوم سیاہ منایا۔ مختلف شہروں میں احتجاجی جلسے اور مظاہرے ہوئے۔ کام کاج کے لئے دور دراز سے آنے والے لاکھوں افراد کو مایوس جانا پڑا۔

○ حکمت یار اور جنرل دوستم کے دستوں نے صدارتی محل کا محاصرہ کر لیا ہے۔ ان کا دعوٰی ہے کہ کابل کے تین چوتھائی حصہ پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ اتحادیوں نے سرکاری فوجوں کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ہتھیار ڈالنے کا الٹی میٹم دے دیا۔ دوسری طرف ربانی کے ذرائع نے دعوٰی کیا ہے کہ صورت حال ہمارے کنٹرول میں ہے۔ شہری محفوظ مقامات کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ مہاجرین کی بڑی تعداد کا ہمسایہ ملکوں پاکستان، ایران ازبکستان اور تاجکستان کا رخ کرنے کا خدشہ ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو لاڑکانہ پہنچ گئی ہیں۔ وہ کفن پوش کارکنوں کے ہمراہ گڑھی خدا بخش جائیں گی۔ بے نظیر بھٹو الگ جلوس لے کر مزار پر جائیں گی۔ وزراء اور سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین بھی ان کے ساتھ ہونگے۔ بیگم نصرت بھٹو ائرپورٹ پر پہنچیں تو مخدوم خلیق الزمان اور بے نظیر کی چھوٹی بہن صنم بھٹو ان کے ساتھ تھیں ان کے ترجمان نے کہا کہ ہم دشمنوں کو مزار پر نہیں آنے دیں گے۔

○ آل انڈیا ریڈیو نے دعوٰی کیا ہے کہ امریکی ایوان کی ری پبلکن ریسرچ کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ ٹاسک فورس کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج کی خفیہ تنظیم آئی ایس آئی کی اسلامی دہشت گردی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس نے بھارت کے علاوہ عرب ممالک میں بھی تربیت یافتہ افراد بھیجے ہیں۔ تاکہ وہ تخریب کاری کے منصوبے کر سکیں۔

○ بے نظیر بھٹو نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی ٦٦ ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو تقسیم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو مضبوط اور باعزت ملک بنائیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مذاکرات کی مخالفت کرنے والے قوم کو جنگ کی راہ پر دھکیلنا چاہتے ہیں۔ حکومت نے بھارت کو تنازعہ کشمیر کی حقیقت تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان کے دہشت گرد اور بنیاد پرست ہونے کا تاثر ختم ہو گیا ہے۔ صومالیہ میں ہماری امن فوج کام کر رہی ہے۔ ضرورت پڑی تو بوسنیا میں بھی امن دستے بھیجیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں افغانستان جانے کے لئے تیار بیٹھا ہوں لیکن وہاں کی صورت حال ٹھیک نہیں ہے۔

○ حکومت نے گڑھی خدا بخش کے مکینوں سے کہا ہے کہ وہ ۵- جنوری کو بھٹو کی سالگرہ کے دن گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ پولیس چوکیوں میں وائرلیس سیٹ، لاٹھیاں، رائفلیں اور آنسو گیس پہنچا دی گئی ہے۔

○ سپاف اور یوتھ ورکرز گروپ کے رہنما غلام حسین چانڈیو نے الزام لگایا ہے کہ سندھ پولیس مرتضٰی بھٹو اور نصرت بھٹو کے حامیوں کو ضلع لاڑکانہ میں داخل ہونے سے روک رہی ہے۔ اب تک ہمارے حامی ۲ ہزار طلبہ کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ ہم اختلافی مسئلے نہیں چھیڑیں گے۔ ٦- ماہ میں تمام قوانین کو اسلامی بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سابقہ حکومتوں نے اسلام کا نام محض اقتدار بڑھانے کے لئے استعمال کیا۔ غلط فہمی میں مبتلا لوگ جلد دیکھ لیں گے کہ دعوٰی کون کرتا تھا اور کام کس نے کیا ہے۔

○ کشمیر کے بارے میں مذاکرات کی ناکامی کے بعد صدر لغاری اور بے نظیر بھٹو نے رابطہ کرنے کے بعد طے کیا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر اٹھائے گا۔ دوبارہ مذاکرات کے لئے پہلے بھارت کو مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرنی ہونگی۔

○ وزیر اعظم نے ہدایت جاری کی ہے کہ سرکاری ملازم کا تین سال سے پہلے تبادلہ نہ کیا جائے۔

○ نگران حکومت کی طرف سے نافذ کئے جانے والے پانچ آرڈیننس وقت گذرنے کے ساتھ غیر موثر ہو گئے ہیں۔ اراکین صوبائی اسمبلی اور سپیکر کی مراعات کے بارے میں آرڈیننس بھی غیر موثر ہونے والے ہیں۔ ان آرڈیننسوں کو حکومت نے قومی اسمبلی میں پیش کر کے منظوری حاصل نہیں کی۔

○ چنیوٹ میں سات پولیس اہلکاروں کے قتل کے الزام میں ۹- ملزمان کو عمر قید اور چار کو پانچ پانچ سال قید کی سزا سنا دی گئی۔ ۲۴ ملزمان کو بری کر دیا گیا۔ گیارہ لاکھ روپے جرمانہ بھی دینا ہو گا۔ ۲۳ جنوری ۱۹۹۰ کو چنیوٹ میں ایک ڈاکے کے بعد عوام کے مشتعل ہجوم نے پھالیہ ضلع گجرات کے ۷ پولیس اہلکاروں کو ڈاکو سمجھ کر مار ڈالا تھا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں موت سے نہیں ڈرتا اگر میرے ساتھی کہیں تو پہلی پرواز سے واپس آجاؤں گا۔

○ نگران حکومت کی طرف سے سٹیٹ بینک کو خود مختار بنانے کے آرڈیننس کی موجودہ حکومت کے ہاتھوں منسوخی پر آئی ایم ایف (عالمی مالیاتی فنڈ) نے اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت نے اس کے ساتھ ہونے والے سمجھوتے کی مخالفت کی ہے۔

○ مرتضٰی بھٹو نے اپنی والدہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ کسی قومی معاملے میں بے نظیر سے بات چیت نہ کریں اور اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم پاک بھارت مذاکرات کے حق ہی میں نہ تھے۔

چابیوں کی گمشدگی

○ چابیوں کا ایک گچھا جس میں چار پانچ چابیاں ہیں نیشنل الیکٹرانکس لاہور کے کی رنگ میں بندھی ہوئی تھی دفتر الفضل ربوہ سے دفاتر صدر انجمن کے درمیان کہیں گر گئی ہیں۔ جس کسی کو ملیں دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ائرکنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

جید جاگل بلڈنگ ۱- لنک میکلوڈ روڈ- لاہور
فون: ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

باتصویر- احمدی جنتری- ۱۹۹۴ء

٦۰ صفحات (مرتبہ از شیخ عبد الماجد) =/۱۰ روپے

ظفر اللہ خاں (میری جنت میں داخل ہو جاؤ) کی ہو بہو تصویر تھے۔ م- ش

شیخ عبد الماجد ۱۰۰ گل زیب کالونی سمن آباد لاہور- احمدیہ دار الذکر لاہور- فیصل آباد- اسلام آباد- احمدیہ ہال صدر کراچی- گوجرانوالہ وغیرہ

اقبال اور احمدیت

۵۷٦ صفحات (از شیخ عبد الماجد) =/۱۵۰ روپے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہومیوپیتھک کورسز

HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	بونا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیمہ سٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ:-

کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ۔
کنری: بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار۔
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گھنٹہ گھر امین پور بازار۔
لاہور: شیرانز میڈیکل سٹور بورڈ والا چوک۔
کیمہ سٹو سٹور اچھرہ مٹا پنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ: ملک ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ بالمقابل میڈ برج۔
سیالکوٹ: ڈین ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر جہانزیب تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک- انوار چوک۔
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور لستر روڈ۔
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن قلام نبی روڈ۔
پشاور: اشتاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ: ملتانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد بی بی ہسپتال۔
راولپنڈی: جرمن ہومیو ہیلتھ ٹریڈرز- بوہڑ بازار۔
گجرات: ظاہین ہومیوپیتھک سٹور- فیصل گیٹ۔
حیدرآباد: روبی میڈیکل سٹور- پھلی گٹی۔
کیمہ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر ملہی ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) گول بازار- ربوہ پاکستان- فون 771 ہیلتھ کلینک 606